۵۔ جونیجو موسوی معاہدہ منسوخ کرکے شیعوں کے نفاذ فقہ جعفریہ کے مطالبہ کو بالکلیہ مسترد کر دیا جائے کیوں کہ ایک مسلم مملکت میں اسلام کے نام پر دو متضاد پبلک لاء کا کوئی جواز نہیں ہے۔ علاوہ ازیں جس فقہ جعفریہ کے نفاذ کا مطالبہ کیا جارہا ہے یہ نہ امام جعفر صادق نے نافذ کی ہے اور نہ ہی ائمہ اہل بیت میں سے کسی امام نے حتیٰ کہ اسلام کے چوتھے خلیفہ راشد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے اپنے دور خلافت میں بھی اس کا نفاذ نہیں ہوا۔ بلکہ آپ نے بھی وہی قانون نافذ کیا جو آپ کے پیش رو خلفائے راشدین حضرت ابوبکر صدیق۔ حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہم نے نافذ فرمایا تھا (ملاحظہ ہو شیعہ مذہب کی مستند ترین کتاب الکافی کا حصہ روضۃ کافی ص ۲۹، ۳۰ مطبوعہ نولکشور لکھنؤ)

۶۔ شیعوں کا ماتم مروجہ کتاب، وسنت اور ائمہ اہل بیت کے ارشادات کی روشنی میں ناجائز اور حرام ہے۔ اور شیعہ ماتمی جلوس شرعاً ناجائز ہونے کے علاوہ ملک میں سنی شیعہ تصادم کا اصل منبع ہیں۔ اس لئے ان پر مکمل پابندی لگا کر پاکستان میں فرقہ وارانہ انتشار و فساد کا سدباب کیا جائے۔

۷۔ صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کے نافذ کردہ تحفظ ناموس صحابہ آرڈی ننس پر سختی سے عمل کرایا جائے اور جو لوگ تحریری یا تقریری طور پر اس آرڈی ننس کی خلاف ورزی کرتے ہیں ان کو سنگین سزا دے کر عظمت صحابہ و اہل بیت کا تحفظ کیا جائے۔

۸۔ شیعوں کی صحیح مردم شماری کرا کے ان کی تعداد کے مطابق ان کو ملازمتوں اور محکموں میں حصہ دیا جائے کیونکہ ملازمتوں اور محکموں میں سواد اعظم اہل سنت کی حق تلفی ہو رہی ہے (متحدہ سنی محاذ)

حضرت علی اور فن سپہ گری

مئی ۸۵ء کا الحق نظر نواز ہوا۔ میجر افضل خان کا مضمون پڑھا موصوف لکھتے ہیں:۔

"جنگ خندق میں عرب اور قریش کے مشہور پہلوان عمرو بن عبدود جو جنگ کی حسرت کو
اٹھائے دن بدن بوڑھا ہو رہا ہے اس کا حضرت علی رضہ کی تلوار نے کام تمام کر دیا"

اگر اس واقعہ کو کوئی غیر مسلم پڑھے تو وہ حضرت علی کی مافوق الفطرت بہادری کا اثر قبول کرنے کی بجائے یہ سوچے گا کہ ایک بوڑھے پہلوان کو موت کے گھاٹ اتارنا کونسی بہادری ہے؟ بوڑھا خواہ کتنا ہی بڑا پہلوان کیوں نہ ہو بڑھاپے کی معذوری کا شکار ضرور ہوتا ہے۔ پھر یہ کہتا کہ اس بوڑھے پہلوان نے جنگ کی حسرت میں اپنا سر قلم کرایا اور وہ بھی "شیر خدا" کی تلوار سے۔ تو میجر صاحب نے لاشعوری طور پر اس جرأت و بہادری کا کریڈٹ "بوڑھے پہلوان" کو دے دیا۔ کیونکہ جنگ خندق کے وقت حضرت علی جوان بھی تھے اور "شیر خدا" بھی۔

مضمون کے آخر میں میجر صاحب لکھتے ہیں:۔